نغمات بہزاد
از حضرت بہزاد لکھنوی
میخانۂ اردو دہلی

نغماتِ بہزاد لکھنوی

حضرت بہزاد لکھنوی

کے

تازہ گیت

پبلشر

میخانۂ اُردو دہلی

بار اول ۱۲۵۰

قیمت ۱۲ر

کتبہ کوثر علی امروہوی

آؤ سکھی چلیں بطحا نگر

دل کی ہر اُمیّد بر آئے
آنکھوں میں بھی نور آجائے

وہ بستی تو ہے جان نظر
آؤ سکھی چلیں بطحا نگر

دل کی بگڑی بنانے چلیں
قلب کی ٹیسیں مٹانے چلیں

دل ہے پریشاں شام و سحر
آؤ سکھی چلیں بطحا نگر

ہند میں ہے رکھا ہی کیا
دل نہیں ہے اس جا لگتا

کیونکر ہو اس طرح بسر
آؤ سکھی چلیں بطحا نگر

وہ نبیوں کے ہیں سرتاج
ان کو ملی حق سے معراج

سارے جہاں کے ہیں افسر
آؤ سکھی چلیں بطحا نگر

یثرب بستی سب سے پیاری

ہیں جس جا سرتاجِ شفاعت
جس پر سایہ افگن رحمت

سب سے الگ ہے سب سے نیاری
یثرب بستی سب سے پیاری

رَوش رَوش پر جسکے جلوے
جگ مگ جگ مگ جسکے ذرّے

طُور کی جیسے جلوہ باری
یثرب بستی سب سے پیاری

اے یثرب کے رہنے والو
دیکھیں ہماری کب طلبی ہو

کب جاگے تقدیر ہماری
یثرب بستی سب سے پیاری

دُنیا والو تم ہی بتاؤ
اُسپہ نہ کیوں بہزاد فدا ہو

جس پہ ہو نازل رحمت باری
یثرب بستی سب سے پیاری

اے یثرب جانے والے

میرا بھی سندیسہ لے جا
پیغامِ تمنّا لے جا
قسمت کی یہ دُنیا لے جا

قسمت کے بنانے والے
اے یثرب جانے والے

یہ ہند ہے اب مجھ کو بن
ﷲ پکڑ لے دامن
اندھیر ہے اَب یہ جیون

جیون کو سجانے والے
اے یثرب جانے والے

کہہ دینا بہت ہیں حیراں
کہہ دینا بہت ہیں گریاں
ہیں راہ میں اُفتاں خیزاں

کچھ اشک بہانے والے
اے یثرب جانے والے

کہدینا ہیں خستہ ساماں
سُن لیجے شاہِ ذیشاں
بہزاد سے لاکھوں انساں

گُن آپ کے گانے والے
اے یثرب جانے والے

دل کو ہے ارمانِ مدینہ

حسرت ہے پل بھر کو سولوں
سوتے ہی پھر اٹھ جو کھولوں

ہاتھ میں ہو داماں مدینہ
دل کو ہے ارمانِ مدینہ

آپ پہ میری جان بھی صدقے
حسرت بھی ارمان بھی صدقے

یا شاہِ ذیشانِ مدینہ
دل کو ہے ارمانِ مدینہ

میرا دل اس کا خواہاں ہے
میرا تو اب یہ ارماں ہے

ہو جاؤں قربانِ مدینہ
دل کو ہے ارمانِ مدینہ

پریتم آجا دیس ہمارے

چلتی ہیں فرقت کی ہوائیں
سونی پڑی ہیں دل کی فضائیں

دل کی فضا کو کون اُبھارے
پریتم آجا دیس ہمارے

تو مری جاں ہے تو مرا دل ہے
تو میرے دل کی محفل ہے

آ دل کی محفل کے اُجارے
پریتم آجا دیس ہمارے

پریم کی میں خود اک نیا ہوں
پریم کے بھنور میں آکے پھنسا ہوں

پار مجھے اب کون اُتارے
پریتم آجا دیس ہمارے

اچھے دن کب تک آئیں گے

اے لہر و دریا کی ہواؤ!
ساحل کی پُرکیف فضاؤ!

جلوہ وہ کب دکھلائیں گے
اچھے دن کب تک آئیں گے ۹

یہ سمجھا دے تو ہی پپیہے!
اتنا بتا دے تو ہی پپیہے!

کب تک وہ مجھے ترسائیں گے
اچھے دن کب تک آئیں گے

کب جھومے گا پتّہ پتّہ
کب ناچے گا ذرّہ ذرّہ

پریم کا گیت وہ کب گائیں گے
اچھے دن کب تک آئیں گے

پھرتا ہوں حیران میں سجنی

پھرتا ہوں حیران

پریت میں ہم نے کیا کچھ پایا
غم کی دولت غم کی مایا

روتا ہوں ہر آن میں سجنی
پھرتا ہوں حیران ۱۰

پریم میں وارا تن من سارا
وحشت ہے اب دل کا سہارا

پریم پہ ہوں قربان میں سجنی
پھرتا ہوں حیران ....

بس بن میں وحشت کا اپنی
وحشت میں الفت کا اپنی

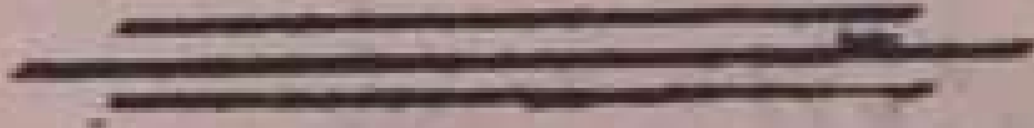
کرتا ہوں سامان میں سجنی
پھرتا ہوں حیران .....

یہی ہے اب میری منزل
الفت میں جو آئے مشکل

کرتا ہوں آسان میں سجنی
پھرتا ہوں حیران.....

آؤ آؤ درشن دکھاؤ
مجھ کو اب بہزاد بناؤ

تو لے ہوں قربان میں سجنی
پھرتا ہوں حیران.....



ڈھونڈ نہ پی کا دوار مسافر

ڈھونڈ نہ پی کا دوار

دوار میں پی کے درد و الم ہیں
دوار میں پی کے رنج اور غم ہیں

دیکھا ہے سو بار مسافر
ڈھونڈ نہ پی کا دوار ۱۲

دوار میں پی کے سب ہی پہنچے
سب کو رنج و تعب ہی پہنچے

پہونچا ہے آزار مسافر
ڈھونڈ نہ پی کا دوار ....

پی سے اگر کچھ پریت ہے تجھ کو
اس میں ہی بس جیت ہے تجھکو

پی کو دل میں پکار مسافر
ڈھونڈ نہ پی کا دوار ....

آشا ہے مجھ کو تمھاری

میں پریم کا ہوں متوارا
گُن پریم کے گانے والا

تم پریم کی ہو پھلواری
آشا ہے مجھ کو تمھاری

ہو تم ہی دل کی دُنیا
ہو تم ہی دل کی تمنّا

ہے جانتی دُنیا ساری ۱۳
آشا ہے مجھ کو تمھاری

میں اُلفت میں مرتا ہوں
دم اُلفت کا بھرتا ہوں

کرتا ہوں آہ و زاری
آشا ہے مجھ کو تمھاری

اب کالی گھٹا چھائی ہے
جو مستی کو لائی ہے

ہر چیز ہے جب متواری
آشا ہے مجھ کو تمھاری

اے ساجن آؤ آؤ
اب مجھ کو درشن دکھاؤ

مجھ پر یہ کشٹ ہے بھاری
آشا ہے مجھ کو تمھاری

سجنی!

۱۴

اب نہ ہمیں تڑپاؤ

مدت سے درشن نہیں پائے
دل نہ بھلا کیونکر گھبرائے

رحم کرو اب تو آجاؤ
سجنی
اب نہ ہمیں تڑپاؤ

پریم کا روگ لگا ہے من کو
چین نہیں اک پل جیون کو

دُکھ جیون کا آ کے مٹاؤ
سجنی
اب نہ ہمیں تڑپاؤ

تڑپا کر تم کیا پاؤ گی
یاد رہے پھر پچھتاؤ گی

مان لو کہنا آ بھی جاؤ
۱۵
سجنی
اَب نہ ہمیں تڑپاؤ

ساجن تم بن دل ہے اُداس

جینا ہے میرا دُشوار
غم کے ہاتھوں ہوں لاچار

تم جو نہیں ہو میرے پاس
ساجن تم بن دل ہے اُداس

یہ میرے اُف نالے کب تک
دلمیں رہیں یہ چھالے کبتک

پریم نہیں ہے مجھ کو راس
ساجن تم بن دل ہے اُداس

ساجن! اب آؤ آؤ
نینوں کو مرے نہ ترساؤ

نکلے کیونکر من کی بھڑاس
ساجن تم بن دل ہے اداس

16

اَب جیون کی کچھ آس نہیں

جو پریم مندر کا اُجالا تھا
یہ دل جس کا متوالا تھا

افسوس وہ میرے پاس نہیں
اب جیون کی کچھ آس نہیں

وہ دل جسے میں دل کہتا تھا
ارمانوں کی محفل کہتا تھا

اُف وہ بھی تو میرے پاس نہیں
اب جیون کی کچھ آس نہیں

ہے اُلفت کی ہر بات نئی
ہر دن ہے نیا ہر رات نئی

یہ پریم تو مجھ کو راس نہیں
اب جیون کی کچھ آس نہیں

دل اُمڈا آنسو بھر آئے آؤ سُنو اک گیت

17

کون سُنے گا تم ہی سنو گے میرے دل کا راگ
پریم کیا یہ دل نے ہرے کیا دل کے پھوٹے بھاگ

پریت میں کیا کیا غم نہیں پائے پریت کی یہ ہی ریت
دل اُمڈا آنسو بھر آئے آؤ سنو اک گیت

پریم کی دنیا سب سے الگ ہے ہے یہ عجب سنسار
اس دنیا میں کوئی نہ جیتا سب نے مانی ہار

میں بھی ہوں اس ہار کا مارا مجھ کو کب ہو جیت
دل اُمڈا آنسو بھر آئے آؤ سنو اک گیت

کون کرے بُلبل کا شکوہ بُلبل نالاں خود ہے
مجھ سے پپیہے کا ہو گلہ کیا یہ تو گریاں خود ہے
کون سُنے گا دل کی کہانی کون ہے دل کا میت
دل اُمڈا آنسو بھر آئے آؤ سنو اک گیت

میری حالت کیا کوئی جانے

درد ہے دل میں آنکھیں پُرنم
اُلفت میں بس رنج ہے اور غم

18

دل میں بھرے ہیں غم کے فسانے
میری حالت کیا کوئی جانے

بُلبل کو خود اپنی پڑی ہے
کوئل کوک کے خود روتی ہے

اپنے پرائے ہیں بے گانے
میری حالت کیا کوئی جانے

پھولوں کا ہے چاک گریباں
شبنم خود ان پر ہے گریاں

گلشن مجھ کو کیا پہچانے
میری حالت کیا کوئی جانے

میری دنیا لوٹنے والے
مجھ سے مل کر چھوٹنے والے

گر پہچانے تو پہچانے
میری حالت کیا کوئی جانے

ہو ہو کے برباد بچارہ
کہتا ہے بہزاد بچارہ

اس کو خبر کیا وہ کیوں مانے
میری حالت کیا کوئی جانے



سُن لو میری کہانی پریتم
سُن لو میری کہانی

رنج و غم و آلام میں گریاں
اُلفت میں ہوں گا ہے نالاں

یہ ہے میری جوانی پریتم
سُن لو میری کہانی ......

میں ہوں کہیں تم اور کہیں ہو
رات ہے بیشک تم تو نہیں ہو

رات نہیں ہے سُہانی پریتم
سُن لو میری کہانی .....

میں جو نہ ہوں گا کون کہے گا
رنج و غم و اُلفت کا قصہ

اب تو میری زبانی پریتم
سن لو میری کہانی .....

میں من کا حال سناؤں گا

میں عشق و وفا کی منزل میں
میں ان کی رنگین محفل میں

مدہوش سا جب ہو جاؤنگا
میں من کا حال سناؤں گا

خاموش فضائیں راتوں کی
اور راتیں بھی برساتوں کی

جب دل اپنا بہلاؤں گا
میں من کا حال سناؤں گا

خاموش یہ بلبل جب ہو گی
جب کوک کو روکے گی قمری

تب غم کا نغمہ گاؤں گا
میں من کا حال سناؤں گا

کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

کیوں پریم کی دنیا لٹوا دی
کیوں پریم کی آشا لٹوا دی

کیوں من کا گلشن چھوڑ دیا
کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

یہ بلبل مجھ سے کہتی ہے
اور قمری روتی پھرتی ہے

ارماں کا نشیمن چھوڑ دیا
کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

اے دل یہ ہوائیں کہتی ہیں
اے دل یہ گھٹائیں کہتی ہیں

کیوں پریم کا جیون چھوڑ دیا
کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون میں اندھیاری

میں جو جواں تھا دونوں جواں تھے عشق و وفا کے عالم
ملتے تھے ہر آن میں مجھ کو اُن کے سندیسے پیہم
میں جو نہیں ہوں ہے سُونی دُنیائے محبت ساری
چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون میں اندھیاری

میری تھی ہستی ؟ عرش وفا پر مہر وفا تھا روشن
میرے سبب سے حُسن کا گویا پھولا پھلا تھا گلشن
میں جو نہیں ہوں ختم ہوئی سب روشنی و گُل کاری
چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون میں اندھیاری

میری وجہ سے تم نے تھی پائی حُسن کی وہ اک دولت
میری بدولت حسن کو آخر میری ہی تھی اُلفت
میں جو نہیں ہوں اب وہ نہیں ہے عشق میں آہ و زاری
چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون میں اندھیاری

تم نے میری سُدھ بسرائی

تم نے میرا تن من لُوٹا
تم نے میرا جیون لُوٹا

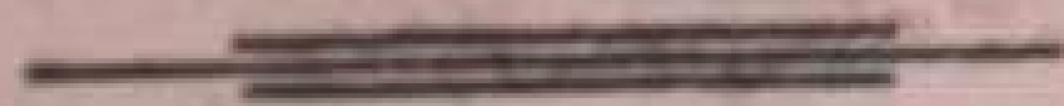
تم نے راہِ عشق دکھائی
تم نے میری سُدھ بسرائی

تم نے دیا ہے مجھ کو یہ غم
تم نے بخشا ہے یہ عالم

بگڑی میری تم نے بنائی
تم نے میری سُدھ بسرائی

مجھ کو بھلا کے تم کو ملا کیا
مجھ کو مٹا کے تم کو ملا کیا

کیا یہ تمہارے دل میں سمائی
تم نے میری سُدھ بسرائی



اتنا تو بتا دو اے ساجن تم میری کہانی کیا سمجھے؟

بُلبل بھی نہ سمجھی اس کو تو قمری بھی نہ سمجھی اس کو تو
کچھ اس کی سمجھ میں آنہ سکا سمجھایا لاکھ پپیہے کو
اس رنج والم کے قصے کو تم میری زبانی کیا سمجھے
اتنا تو بتا دو اے ساجن تم میری کہانی کیا سمجھے؟

ان بھیگی بھیگی راتوں میں اس بھادوں میں اس ساون میں
کیوں گریاں ہوں کیوں نالاں ہوں کیوں پھول نہیں ہیں دامن میں
اب یہ ہے جوانی کا عالم تم میری جوانی کیا سمجھے
اتنا تو بتا دو اے ساجن تم میری کہانی کیا سمجھے؟

ہاں درد کی ٹیسیں اُٹھتی تھیں ہاں آہ و نالہ ہوتا تھا
ہاں یاد ہیں مجھ کو وہ بھی دن تم ہنستے تھے میں روتا تھا
تم غم کا فسانہ کیا سمجھے تم اشک فشانی کیا سمجھے
اتنا تو بتا دو اے ساجن تم میری کہانی کیا سمجھے

دل تم کو ڈھونڈتا ہے

یہ میرا آہ و نالہ
یہ میرے غم کی دنیا

میں کیا بتاؤں کیا ہے
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

تم دل کا مُدّعا ہو
تم میرا آسرا ہو

دل میرا کھو چکا ہے
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

آنکھیں ہیں میری پُرنم
آنسو رواں ہیں پیہم

یہ حال یوں ہوا ہے
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

غم میں گذر رہی ہے
برباد زندگی ہے

شاہد مرا خدا ہے
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

تاریکیوں میں شب کی
رنج و غم و تعب کی

بس اک یہی صدا ہے
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

گھنگھور اس گھٹا میں
ٹھنڈی سی اس ہوا میں

۲۷ بے چین کیوں ہوا ہے
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

کس نے چھیڑا من کا تار

سازکے جاگے گویا بھاگ
پریت کا نغمہ پریت کا راگ

مست ہوا ہے کل سنسار
کس نے چھیڑا من کا تار

پھر وحشت کے پاؤں پڑے
ہو گئے دامن کے ٹکڑے

گلشن میں پھر آئی بہار
کس نے چھیڑا من کا تار

دل میں پھر اک ہوک اُٹھی
میری پھر حالت بدلی

لُٹ گیا دل کا صبر و قرار
کس نے چھیڑا من کا تار

پھر کھٹریں چلتی موجیں
پھر کھٹریں ظالم لہریں

کھا گئی دل کی کشتی اُبھار
کس نے چھیڑا من کا تار

حیراں ہے بہزادِ حزیں
گریاں ہے بہزادِ حزیں

لُٹ گئے اس کے صبر و قرار
کس نے چھیڑا من کا تار

آؤ نیا سنسار بسائیں

دنیا کے جھگڑوں سے الگ
طوفاں کی موجوں سے الگ

ندی کے اس پار بسائیں
آؤ نیا سنسار بسائیں

ہم کو تم کو کوئی نہ دیکھے
ڈھونڈنے سے بھی کوئی نہ پائے

ایک نرالا دوار بسائیں
آؤ نیا سنسار بسائیں

پریت ہی کی بس ریت ہو جس میں
من کی اپنے جیت ہو جس میں

جس میں نہ ہو کچھ ہار بسائیں
آؤ نیا سنسار بسائیں

تم ہی ہو بس آشا دل کی

تم ہی ہو بس دل کا سہارا
تم ہی ہو محفل کا اُجالا

تم ہی ہو رونق محفل کی
تم ہی ہو بس آشا دل کی

اُلفت ہے سرتاج تمہاری
دل سی شے ہے آج تمہاری

تم ہی نے تو یہ شے حاصل کی ۳۰
تم ہی ہو بس آشا دل کی

تم نے محبت اور الفت میں
دیکھے جنوں میں اور وحشت میں

آساں آخر ہر مُشکل کی
تم ہی ہو بس آشا دل کی

میں تیرے قربان پپیہے

گیت پریم کا گاتا ہے تو
پی کی یاد دلاتا ہے تو

تو ہے میری جان پپیہے
میں تیرے قربان . . . . .

اس کالی گھنگور گھٹا میں
اس ٹھنڈی اور مست ہوا میں

پی کا دلایا دھیان پپیہے ۳۱
میں تیرے قربان . . . . .

پاس تو پی کے اڑ کے چلا جا
اور مرا لیتا جا سندیسہ

مانوں گا احسان پپیہے
میں تیرے قربان . . . . .

ہم تم سے بھر پائے سجنوا

یہ بھیگی برسات ہے لیکن
پریم پجارن رات ہے لیکن

دل کو چین نہ آئے سجنوا
ہم تم سے بھر پائے....

جب ایسا پُر کیف سماں ہو
تم ہی بتاؤ تم بِن من کو

۳۲ کیسے چین آ جائے سجنوا
ہم تم سے بھر پائے....

ہیچ ہیں یہ بُلبل کے گانے
ہیچ ہیں یہ قمری کے فسانے

جب تم ہی نا آئے سجنوا
ہم تم سے بھر پائے....

جس کو جان اپنی کہتے تھے
جس پر تم ہوتے تھے صدقے

وہ آنسو برسائے سجنوا
ہم تم سے بچھڑ پائے۔۔۔

باتیں بھی سب کچھ فرمائیں
قسمیں بھی بہزاد کی کھائیں

پھر بھی تم نا آئے سجنوا
ہم تم سے بچھڑ پائے۔۔۔

آؤ آؤ آؤ سجنی

کیونکر دوری ہو یہ گوارا
اب تو نہیں ہے ضبط کا یارا

من کو دھیر بندھاؤ سجنی
آؤ آؤ آؤ سجنی

تم بن میرا حال ہوا کیا
تم کو میرا خیال ہوا کیا؟

دل میں کچھ شرماؤ سجنی
آؤ آؤ آؤ سجنی!

ناشاد و برباد تمہارا
بے چارہ بہزاد تمہارا

کہتا ہے آجاؤ سجنی
آؤ آؤ آؤ سجنی

جاری سکھی ساجن سے کہدے ابتو درشن دکھاؤ

اِک مدت سے یاد تمہاری دل کو ہے تڑپاتی
راتوں کو رہتی ہوں پریشاں نیند نہیں ہے آتی ۳۴

من مندر ویران پڑا ہے من مندر میں آؤ
جاری سکھی ساجن سے کہدے ابتو درشن دکھاؤ

مست گھٹائیں مست ہوائیں مست ہے دُنیا ساری
مست ہے بلبل مست پپیہا مست ہے سب پھلواری

مست ہے دنیا کا ہر ذرّہ تم بھی اَب کھو جاؤ
جاری سکھی ساجن سے کہہ دے اب تو درشن دکھاؤ

یہ دریا یہ بہتا پانی یہ لہریں یہ موجیں
مجھ کو تو اُن بِن لگتی ہیں رنج والم کی فوجیں

آ کے الم کی ان فوجوں کو دل کا چین بناؤ
جاری لکھی ساجن سے کہہ دے اب تو درشن دکھاؤ

اے ساجنیا متوالی

پھر نینوا سے پلا دے
پھر مجھ کو مست بنا دے

وہ اُٹھیں گھٹائیں کالی
اے ساجنیا متوالی

کیا تیرا پڑا ہے سایہ
ہے رنگ نیا گلشن کا

پھر پھولوں پر ہے لالی
اے ساجنیا متوالی

پھر مست ہے غنچہ غنچہ
پھر مست ہے پتہ پتہ

جھومے ہے ڈالی ڈالی
اے ساجنیا متوالی

وہ پی پی پپیہا بولا
وہ مور بھی ناچا کُوکا

کُوکے ہے کوئل کالی
اے ساجنیا متوالی

اب کچھ تو کرم فرما جا
کیا خوب سماں ہے آجا

بہزاد کی بھُولنے والی
اے ساجنیا متوالی

ساجن آؤ میرے دُوار

پریم کی نیّا ہے منجدھار — آ کے لگا دو اس کو پار
اب تو دل کی یہ ہے پکار — ساجن آؤ میرے دوار
ارماں کو تم پر ہے ناز — دیتی ہے حسرت آواز
پریم کی دنیا ہے بیدار — ساجن آؤ میرے دُوار
جان گئی ہیں پریت کی ریت — ہوتی نہیں ہے اس بن جیت
مان گئی ہیں اپنی ہار — ساجن آؤ میرے دوار

کیسی سہانی ہے برسات
پھول بھی خوش ہیں خوش ہیں پات
دل میں بھر دو آ کے بہار
ساجن آؤ میرے دوار
پریم کی دُنیا میں ہو نام
گر کر دو یہ دل کا کام
آ کے بسا دو یہ سنسار
ساجن آؤ میرے دوار

کھیلی میں نے من کی بازی

اُلفت کے سب ساماں ہارے
حسرت ہاری ارماں ہارے
کیا مایا کیا دھن کی بازی
کھیلی ہم نے من کی بازی
کیا آئے وحشت کے فسوں میں
بازی لگائی ہم نے جنوں میں
بازی ہاں دامن کی بازی
کھیلی ہم نے من کی بازی
دیکھا یہ کیا دل میں سمائی
بے سوچ بہزاد لگائی
جیون پر جیون کی بازی
کھیلی ہم نے من کی بازی

کون ہے تیرا دیس پپیہے

پی پی کہتا ہے سر دُھن کر
ہوتا ہوں بے چین میں سُن کر
دل کو لگے ہے ٹھیس پپیہے
کون ہے تیرا دیس پپیہے

درد بھری یہ کُوک ہے کیسی
کوک میں تیری ہُوک ہے کیسی
اڑ جا بدل کر بھیس پپیہے
کون ہے تیرا دیس پپیہے
کیا ہے وہاں بھی عشق کا چرچا
کیا ہے وہاں بھی حُسن کا جلوہ
کیسا وہاں ہے بھیس پپیہے
کون ہے تیرا دیس پپیہے
دل کو کیا ناشاد لگی ہے
کیا مثلِ بہزاد لگی ہے
تیرے بھی دل کو ٹھیس پپیہے
کون ہے تیرا دیس پپیہے،

تو میرا ارماں کیا سمجھے تو میری تمنا کیا جانے

تو پریت کی دنیا میں آجا پھر تجھ کو بتاؤں پریت ہے کیا
اور ہار ہے اس دنیا میں کیا اور اس دنیا میں جیت ہو کیا
اس پریت کی ہے ہر ریت جدا تو پریت کی دنیا کیا جانے
تو میرا ارماں کیا سمجھے تو میری تمنا کیا جانے
کِس چیز کو الفت کہتے ہیں کیا شے یہ محبت ہوتی ہے
اور شکوہ گلہ کیا ہوتا ہے کیا چیز شکایت ہوتی ہے

تجھ کو مسرت سے ہے غرض تو آہ و نالہ کیا جانے
تو میرا ارماں کیا سمجھے تو میری تمنا کیا جانے

بہزاد کی تجھ کو قدر ہے کیا بہزاد کی تونے قدر نہ کی
سر تا پا بنا ہے رنج والم ظالم یہ عنایت ہے تیری
تو دل کی کہانی کیا جانے تو غم کا فسانہ کیا جانے
تو میرا ارماں کیا سمجھے تو میری تمنا کیا جانے

پریم بنا ہے گلے کا ہار

٣٩

چھائی ہے جب سے گھٹا گھنگھور
جب سے ہیں بولے بن میں مور
ہے کب میرے من کو قرار
پریم بنا ہے گلے کا ہار
جب سے سمایا ہے دل میں پریم
روح کو بھایا ہے جب سے پریم
پریم کو جب سے کیا ہے پیار
پریم بنا ہے گلے کا ہار
ایسے سمے میں ہے ناشاد
تیرا یہ بے چارہ بہزاد
آجا آ پڑتی ہے پھوار
پریم بنا ہے گلے کا ہار

باغ کے اندر کالا بھونرا کلی کلی منڈلائے

کالی گھٹائیں ٹھنڈی ہوائیں تازے تازے پھول
فصل سُہانی موسم ٹھنڈا اس پہ تمہاری بھول
باغ کا کونہ کونہ نہ کیوں پھر قلب و جگر برمائے
باغ کے اندر کالا بھونرا کلی کلی منڈلائے

میں بھی اسی صورت سے ساجن درشن تمہارے پاتی
کاش مجھے بھی چھیڑتے یوں تم میں بھی کھل کھل جاتی
ان کا مقدر دیکھکے مجھ کو رشک نہ کیوں کر آئے
باغ کے اندر کالا بھونرا کلی کلی منڈلائے

اب بھی اگر تم آکے خبر دو میں تم پر قربان
ہو جائے اس پریمی دل کا پورا ہر ارمان
کیسا سہانا کیسا سہانا موسم گذرا جائے
باغ کے اندر کالا بھونرا کلی کلی منڈلائے

———...———

یہ پریم ہے گورکھ دھندا

اس میں کیوں پھنستا ہے تو
کھلتا نہیں ہے اس کا پھندا
بے درد ادائیں اس کی
ظالم اس کا ہتھکنڈا
یہ تجھ کو غم ہی دے گا
کیوں بنتا ہے اس کا بندہ

جیون کیوں دیتا ہے تو
یہ پریم ہے گورکھ دھندا
قاتل ہیں جفائیں اس کی
یہ پریم ہے گورکھ دھندا
یہ تجھ کو الم ہی دے گا
یہ پریم ہے گررکھ دھندا

آخر شبھ دن آئے ساجن
آئے شبھ دن آئے

پریم کی دنیا ہو گئی روشن
تم نے درشن دکھائے ساجن
حسرت دل کی ناز ہے کرتی
کیوں نہ یہ دل کھل جائے ساجن

پھولا پھلا ارماں کا گلشن
آئے شبھ دن آئے......
دل کی تمنا ہے خوش ہوتی
آئے شبھ دن آئے......

دیکھ رہی ہیں آنکھیں جلوہ
نین مرے اور تیرا مکھڑا
کیوں نہیں من بھر آئے ساجن
آئے شبھ دن آئے......

کیوں نہ شگفتہ دل کی کلی ہو
جب دل کی تقدیر بنی ہو
تم ہو دل پر چھائے ساجن
آئے شبھ دن آئے.....

بھاگ پھرے ہیں جب سے میرے
سکھیاں پوچھتی ہیں یہ مجھ سے
آخر کیا کیا لائے ساجن
آئے شبھ دن آئے.....

گیت نہ گا تو گیت پپیہے
گیت نہ گا تو گیت

یاد آیا وہ حُسنِ سراپا
جانِ محبت جانِ تمنا
یاد آئی پھر پیت پپیہے
گیت نہ گا تو گیت.....

جتنی بھی کی پریت کسی نے
کلفت دی اتنی ہی اُس نے
الٹی پریت کی ریت پپیہے
گیت نہ گا تو گیت......

اک لفظ الُفت کے علاوہ
رنج و غم و کلفت کے علاوہ

کوئی نہیں ہے میت پپیہے
گیت نہ گا تو گیت.......

ہار ہی مانی ہار ہی کھائی
دل کی بازی جس نے لگائی
پریم میں کب ہے جیت پپیہے.
گیت نہ گا تو گیت.....
کہتے ہیں ناشاد جیسے سب
کہتے ہیں بہزاد جیسے سب
وہ ہے تیرا میت پپیہے
گیت نہ گا تو گیت.....

۴۳

ساجن تم بن نیند نہ آئے

دل ہے پریشاں آنکھ ہے نم
چھایا ہوا ہے مجھ پہ الم
دل نہیں لگتا جی گھبرائے
ساجن تم بن نیند نہ آئے
اک پل مجھ کو چین نہیں ہے
سکھ سے کٹتی رین نہیں ہے
یاد تمہاری من کلپائے
ساجن تم بن نیند نہ آئے
پنچھی پی پی جو کہتا ہے
اس کا مقصد بس اتنا ہے
کہتا ہے وہ بھی ہر دم ہائے
ساجن تم بن نیند نہ آئے

میں آیا تیرے درشن کو

پر کچھ دینے سہارا جیون کو
پُر کرنے نظر کے دامن کو

ہاں سیرِ بہارِ گلشن کو
میں آیا تیرے درشن کو

بدلیگی مصیبت راحت سے
بدلیگی یہ کلفت عشرت سے

بھر دیں گی مرادیں دامن کو ۴۴
میں آیا تیرے درشن کو

اس ذوقِ نظر کی تجھ کو قسم
بہزادؔ کے سر کی تجھ کو قسم

اب در سے اٹھا دے چلمن کو
میں آیا تیرے درشن کو

بن بن گھومے ہائے بروگن

لب پہ ہے اس کے پی کا فسانہ
گا رہی ہے وہ پی کا ترانہ

پی کے لئے ہاں پی کی کارن
بن بن گھومے ہائے بروگن

ہوش نہیں ہے اس کو اپنا
کام ہے پی کے نام کو جپنا

اس نے مٹایا اپنا جیون
بن بن گھومے ہائے بروگن

پیسہ دولت وہ نہیں مانگے
دہر کی راحت وہ نہیں مانگے

وہ تو ہے بس پریم بھکارن
بن بن گھومے ہائے بروگن

پھر اس من میں آگ لگا دے

پی پی کہہ کر مجھ کو پپیہے
ہاں پھر میرے ہوش اڑا دے

پی کی مجھ کو یاد دلا دے
پھر اس من میں آگ لگا دے

ساکن ہے پھر دل کی دنیا
سوئی ہوئی ہے غم کی آشا

سوئے ہوئے پھر غم کو جگا دے ۳۶
پھر اس من میں آگ لگا دے

جیون میں ہے پھر ہمواری
دل کی تڑپ میں پھر ہے کمی سی

پھر نظروں سے دل تڑپا دے
پھر اس من میں آگ لگا دے

یہ بھیگی برسات کا عالم
یہ موسم اور آنکھ ہے پُرنم

آنسوؤں کا مینہ برسا دے
پھر اس من میں آگ لگا دے

تیرا ہے بہزاد پجاری
دل میں لگا دے پھر چنگاری

پریم کے شعلے پھر بھڑکا دے
پھر اس من میں آگ لگا دے

———...———

پروانے کیوں دیوانہ ہے

۴۷

معراجِ محبت پانے کو
تیار ہے تو جل جانے کو

اس شمع کو تو بجھ جانا ہے
پروانے کیوں دیوانہ ہے

کیا اس کو محبت کہتے ہیں
کیا اس کو اُلفت کہتے ہیں

یا قسمت میں جل جانا ہے
پروانے کیوں دیوانہ ہے

انجام محبت کرنے کا
انجام جنوں انجام وفا

ناکامی ہے مر جانا ہے
پروانے کیوں دیوانہ ہے

بے سوچے سمجھے جان نہ دے
کچھ حسن کو تو پہچان تو لے

ہر شمع صفت بیگانہ ہے
پروانے کیوں دیوانہ ہے

تو فانی شے پر جان نہ دے
ارمانی شے پر جان نہ دے

بس ہم کو یہ سمجھانا ہے
پروانے کیوں دیوانہ ہے

بدل گیا سنسار

جب سے پیا نے کی چترائی
جب سے مجھ سے آنکھ پھرائی

غم ہے گلے کا ھار
سکھی ری
بدل گیا سنسار

من کو نہیں ہے دُنیا بھاتی
دوسری ہو گئی ہے یہ جاتی

زیست سے ہوں بیزار
سکھی ری
بدل گیا سنسار

کوئی نہیں غم کھانے والا
کوئی نہیں بہلانے والا

دُکھ کی ہے بھرمار
سکھی ری
بدل گیا سنسار

اے پپیہے مجھے کچھ سُنا دے
یاد پھر بے وفا کی دِلا دے

غم میں کھویا ہوا ہوں سراسر
غم سے ہے میرا احوال ابتر
مجھ کو ہمّت ذرا پھر بندھا دے
اے پپیہے مجھے کچھ سنا دے

میرا غم ہی مجھے کھا رہا ہے ۵۰
رات دن مجھ کو رُلوا رہا ہے
پی کے صدقے ذرا مسکرا دے
اے پپیہے مجھے کچھ سنا دے

پی کہاں سے ہے تسکین ہوتی
آنکھ دل کی نہیں پھر تو روتی
رو رہا ہوں میں مجھ کو ہنسا دے
اے پپیہے مجھے کچھ سنا دے

———+———+———

اے متوالے تو ہوش میں آ

ہر رنگت آنی جانی ہے
یہ حسن کی دنیا فانی ہے
للہ نہ اتنا جوش میں آ
اے متوالے تو ہوش میں آ
دکھلائے گا تجھ کو کچھ نہ اثر
تو کہتا ہے کس بل بوتے پر
اے جذبۂ دل مت جوش میں آ
اے متوالے تو ہوش میں آ
یہ حسن و ادا کے جھگڑے کیا
بہزاد! وفا کے جھگڑے کیا
آ بزم ناؤ نوش میں آ
اے متوالے تو ہوش میں آ

۵۱

تم پر ساجن جیون واروں

تم جو مجھے جلوہ دکھلاؤ
تم جو نظر میں آ کے سماؤ
دھن دولت کیا تن من واروں
تم پر ساجن جیون واروں
یہ غنچوں کی رنگت کیا ہے
یہ پھولوں کی حقیقت کیا ہے
آؤ میں کل گلشن واروں
تم پر ساجن جیون واروں
کالی گھٹائیں گر آجاؤ
بھیگی فضا میں گر آجاؤ

اِن نینوں کا ساون واروں　　　تم پر ساجن جیون واروں۔
کیسی فضا ہے کیسا سماں ہے　　　پتہ پتہ جھوم رہا ہے
آؤ تو سب کچھ ساجن واروں　　　تم پر ساجن جیون واروں
آجاؤ بس اَب آجاؤ　　　اَب فرقت میں مت تڑپاؤ

خود کو بن کر درپن واروں
تم پر ساجن جیون واروں

دیپک پر منڈلائے پتنگے

کتنی روشن ہے یہ تجلّی　　　محفل کردی کیا نورانی
روشن ہوتے آئے پتنگے　　　دیپک پر منڈلائے پتنگے
جس شے نے محفل کو سجایا　　　محفل کو محفل ہے بنایا
اُس پر مِٹنے آئے پتنگے　　　دیپک پر منڈلائے پتنگے
پریم کا جذبہ دل میں لے کر　　　دردِ وفا محفل میں لے کر
جل جانے کو آئے پتنگے　　　دیپک پر منڈلائے پتنگے
شان وفا دکھلادی اپنی　　　خوش خوش جان گنوادی اپنی
نو پر آکر چھائے پتنگے　　　دیپک پر منڈلائے پتنگے

حسن نے اے بہزاد دغا کی
شمع نے اس پر بھی نہ وفا کی
ہائے پتنگے، وائے پتنگے
دیپک پر منڈلائے پتنگے

کس نے مجھ کو سنائے گیت

وہ تھا پپیہا یا تھی قمری
کوئل تھی یا تھا کوئی پنچھی

تھا کوئی میرا میت
کس
نے
مجھ کو سنایا گیت

میں روتا تھا درد کے مارے
دے گیا کوئی مجھ کو سہارے

کہہ گیا ہار ہے جیت
کس
نے
مجھ کو سنائے گیت

کون نہ تھا غم کھانے والا
کون نہ تھا سمجھانے والا

پریت کی یہ نہیں ریت
کس
نے
مجھ کو سنائے گیت

بول رہا ہے من کا پنچھی

۵۴

دیکھ کے کالی کالی گھٹائیں
دیکھ کے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں

تاک لگاتا ہے اُڑنے کی
بول رہا ہے من کا پنچھی

بلبل نے بھی کان لگائے
مور پپیہے سننے آئے

شوق سے سنتی ہے کوئل بھی
بول رہا ہے من کا پنچھی

سُن کر جھُوما غنچہ غنچہ
سُن کر جھُوما پتّہ پتّہ

جھُومی سُن کر سب پھلواری
بُول رہا ہے مَن کا پنچھی

ہو گیا قطرہ قطرہ رقصاں
ہو گیا ذرّہ ذرّہ رقصاں

رقصاں ہوئی یہ دنیا ساری
بول رہا ہے من کا پنچھی

سب آئے پر تم نہیں آئے
تم آؤ تو چین آجائے

تم تک کیا آواز نہ پہونچی
بول رہا ہے من کا پنچھی

منزل کو رکھ یاد مسافر
منزل کو رکھ یاد

ہمت کر اور یوں ہی چلا چل
خشکی کیا ہے کیا ہے جل تھل

دل مت کر ناشاد مسافر
منزل کو رکھ یاد........

اُچھے نہیں غفلت کے نتیجے
رُک رُک کر تو وقت گنوائے

یوں مت کر برباد مسافر
منزل کو رکھ یاد....

کتنی کٹھن ہے عشق کی منزل
جس کا ہر ہر گام ہے مشکل

جانتا ہے بہزاد مسافر
منزل کو رکھ یاد......

پریتم تم تو ہو چت چور

تم نے موری سُدھ بسرائی
تم نے دنیا نئی دکھائی

چھوڑا نہ کوئی ٹھور
پریتم
تم تو ہو چت چور

دیکھو مرے آنسو بھر آئے
دیکھو غم کے بادل چھائے

چھائی گھٹا گھنگھور
پریتم
تم تو ہو چت چور

تم نے میرا تن من لُوٹا
تم نے میرا جیون لُوٹا

شام کو کر دیا بھور
پریتم

پریم نہیں ہے پیارے فانی

پریم ازل سے اور ابد تک
اس حد سے ہے یہ اُس حد تک

اور ہر شے ہے آنی جانی
پریم نہیں ہے پیارے فانی

پریم سدا یکساں رہتا ہے
ساری قیدوں سے یہ جُدا ہے

اس کی تو یکساں ہے جوانی ۵۵
پریم نہیں ہے پیارے فانی

رنگ و بُو ہے اِک افسانہ
حُسن تو ہے دو دن کا قصّہ

پریم کی رہتی ہے طغیانی
پریم نہیں ہے پیارے فانی

آجاؤ اب پریم کا قصّہ
کہتا ہے بہزاد تمہارا

اس سے سن لو پریم کہانی
پریم نہیں ہے پیا سے فانی

پریم نگر کا ہوں میں بسیّا

پریم مری نظروں کا سہارا
پریم ہے میرے من کی مایا

پریم کا ہے خود دل رکھوّیا
پریم نگر کا ہوں میں بسیّا

پریم کی خود دھن دولت ہوں میں
چاہت ہوں اور الفت ہوں میں

کھیتا ہوں میں پریم کی نیّا
پریم نگر کا ہوں میں بسیّا

آ نیّا کو پار لگا دے
مجھ کو میرے گھر پہنچا دے

تو ہے اس نیّا کا کھویّا
پریم نگر کا ہوں میں بسیّا

فرصت ہو تو دیکھو آکر پریمی کا انجام

دھن دولت کا من اور تن کا کب ہے اس کو دھیان
پریم میں اس نے دین بھی کھویا اور کھویا ایمان
ہو گیا دنیا بھر میں تجھ بن رُسوا اور بدنام
فرصت ہو تو دیکھ لو آکر پریمی کا انجام

پریم نگر کا بسنے والا راحت سے ہے دُور
پریم نگر کا رہنے والا درد سے ہے معمور
اب تو اس کے من میں بسے ہیں درد و غم و آلام ۶۰
فرصت ہو تو دیکھ لو آکر پریمی کا انجام

درد کا مارا اُٹھ اُٹھ بیٹھے درد کا مارا روئے
وہ اپنا احوال کہے کیا قسمت جس کی سوئے
چاک گریباں ہوش پریشاں قلب و جگر ناکام
فرصت ہو تو دیکھ لو آکر پریمی کا انجام

جب بھی وہ بازار سے نکلے پتھر مارے کوئی
مجنوں کہہ کر وحشی کہہ کر اس کو پکارے کوئی

غم سے اس کی صبح ہے ہوتی غم پر اس کی شام
فرصت ہو تو دیکھ لو آکر پریمی کا انجام

چاروں طرف سے رنج والم نے اس کو گھیرا ہائے
تم بن اس کے جیون میں ہے ایک اندھیرا ہائے

اک دنیا کہتی ہے اس کو بہزادِ ناکام
فرصت ہو تو دیکھلو آکر پریمی کا انجام

رو رو کٹتی ہے رین ساجن

۶۱

چین تمہارے ساتھ گیا سب
نیند ہمیں اب آتی ہے کب

تم بن کب ہے چین ساجن
رو رو کٹتی ہے رین ساجن

دل ہی کی ساری یہ خطا ہے
اس نے سکھ اور چین لیا ہے

اور کرتا ہے بین ساجن
رو رو کٹتی ہے رین ساجن

دردِ الم سے پُر ہے محفل
آجاؤ اب ضبط ہے مشکل

وعدہ ما بین ساجن
رو رو کٹی ہے رین ساجن

سُن لو میری پُکار

دیکھو دیکھو بادل آئے
کیوں نہ بھلا یہ جی لہرائے

گھِر کر آئی بہار
بلموا
سن لو میری پکار

تم بن دل کو چین نہیں ہے
سکھ سے گذرتی رین نہیں ہے

جینا ہے مجھ کو بار
بلموا
سُن لو میری پکار

خیال تمہارا ہر پل مجھ کو
دھیان تمہارا کومل مجھ کو

یار گلے کا ہار
بلموا
سُن لو میری پکار

باج رہا ہے من کا سِتار

سُن لے تو بھی اے ناداں
پالے میرے دل کا نشاں

سن لے میرے دل کی پکار
باج رہا ہے من کا ستار

اس کی لَے پر پریم کی لَے
یہ ہے مینا یہ ہے مَے

جاتا نہیں ہے اس کا خُمار
باج رہا ہے من کا ستار

مست ہے سُن کر کُل دنیا
مست ہے اب ذرّہ۔ ذرّہ

مست ہے سُن کر بادِ بہار
باج رہا ہے من کا ستار

اے میری نیّا کے کھوّیا جلدی لنگر کھوُل

وہ آئیں پھر تیز ہوائیں
وہ آئیں طوفاں کی صدائیں

۶۴

مُنہ سے نہ کچھ بھی بول
اے میری نیّا کے کھویا.....

طوفان میں چلنے دے نیّا
تو مت بن انکار کھوّیا

اس کا یہی ہے مول
اے میری نیّا کے کھویا.....

رُکتے ہیں کیوں ہاتھ نہ تیرے
سوچ نہ تو کچھ فائدے میرے

اپنا جی مت تول
اے میری نیا کے کھویا.....

جگ پہ پریم کے بادر چھائے

ٹھنڈی ہوا نے زور دکھایا
غنچہ غنچہ پھر مسکایا

اپنے بن گئے سارے پرائے
جگ پہ پریم کے بادر چھائے ۶۵

ننھی ننھی بوندیں آئیں
ساتھ میں اپنے بہاریں لائیں

پریت کے نغمے جگ نے گائے
جگ پہ پریم کے بادر چھائے

پریم بنا آنکھوں کا تارا
پریم بنا جیون کا سہارا

پریم نے سب کے دل گرمائے
جگ پہ پریم کے بادر چھائے

کویلیا تو بھی کوک سنا جا

دیکھ لے امبوا کی ڈاری کو
بھول جا اپنی ہُشیاری کو

من کا بھید بتا جا
کویلیا
تو بھی کوک سنا جا

پی پی بول رہا ہے پپیہا
پھول پہ ڈول رہا ہے بھونرا

تو بھی کچھ گرما جا
کویلیا
تو بھی کوک سنا جا

میں بھی ہوں اُلفت کا مارا
کوئی نہیں میرا بھی سہارا

مجھ کو دھیر بندھا جا
کوئلیا
تو بھی کوک سنا جا

آ سا جن میں اپنے من کا تجھکو بھید بتاؤں

دل کے ہی پردے میں چھپا ہے میرے دل کا بھید
ایک مکمل راز ہے اب تک اس محفل کا بھید
کوئی نہیں ہے سننے والا کس کو سنانے جاؤں
آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں

بُلبل میرے دردِ جگر سے واقف کب ہے آہ
کُو کو کہہ کر کوئل نے بھی اپنی پکڑی راہ

ان دونوں سے مطلب بھی کیا کیوں میں ان کو سناؤں
آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں

غنچہ و گُل بھی اپنے اپنے رنگ اور بو میں مست
پتے بھی ہیں ٹھنڈی ہوا کی ہاؤ ہوٗ میں مست
ان کو کچھ احساس نہ ہوگا اُن کو اگر سمجھاؤں
آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں

گر کہنے کو بیٹھوں بھی میں کون سُنے یہ راگ
میری زباں سے لفظ نہ نکلیں بلکہ نکلے آگ

وہ بھی سُنے جو سنّے بیٹھے میں بھی خود جل جاؤں
آ ساجن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں

تجھ بن میرا جیون ترسے اور ترسے دن رات
ضبط کا دامن چھوٹ نہ جائے آ جلدی سُن بات
ضبط کا دامن چھٹتے ہی بدنام نہ میں ہو جاؤں
آ ساجن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں

ساجن لو آئیں برساتیں

بولی کوئل بولا پپیہا
بولی بلبل مور بھی بولا

کرتے ہیں سب پریم کی باتیں
ساجن لو آئیں برساتیں

آیا پھر عشرت کا زمانہ
آیا پھر راحت کا زمانہ

کیف کے دن اور کیف کی راتیں
ساجن لو آئیں برساتیں

آئیں ہوائیں اُٹھیں گھٹائیں
آؤ تو پھر ہم تم دُہرائیں

پریم کے قصے پریم کی باتیں
ساجن لو آئیں برساتیں

نظروں سے نظروں کا وہ ملنا
آنکھوں سے جلووں کا بلنا

پھر یاد آئیں پریم کی گھاتیں
ساجن لو آئیں برساتیں

پریت ہے ایک ریت تمہاری
ہار مری اور جیت تمہاری

مجھ کو ہاں دینے کو ماتیں
ساجن لو آئیں برساتیں

کاہے پپیہے تو دُنیا کو سُونا راگ سنائے

تجھ کو سنانا ہے تو سنا دے میرے من کا راگ
پریم محبت درد الم کے کُل جیون کا راگ

میرے من کا راگ اگر ہو دنیا کان لگائے
کاہے پپیہے تو دنیا کو سُونا راگ سنائے

رس بھر دیں جو سارے جہاں میں ایسی تانیں لے
مانندِ زمانہ بھر کو کر اور چمکیلی تانیں لے
لے ایسی روشن ہو جس سے جگ روشن ہو جائے
کاہے پپیہے تو دنیا کو سونا راگ سنائے

ہے بہزاد تجھے سمجھاتا کہنا اس کا مان
میٹھے نغمے گا تو جن سے حُسن میں ہو ہیجان
ایسا راگ سنا دے جس سے حُسن بھی خود کھو جائے
کاہے پپیہے تو دنیا کو سُونا راگ سنائے

رُوتا ہے من کا سنسار

ہنستی ہیں پُر کیف فضائیں
ہنستی ہیں یہ مست گھٹائیں

ہنستی ہے دُنیا کی بہار
روتا ہے من کا سنسار

تم بن مجھ کو آئے ہنسی کیا
تم بن مجھ تک آئے خوشی کیا

من میں میرے کب ہے بہار
روتا ہے من کا سنسار

پریت بھی اَب تو پریت نہیں ہے
پریت میں کوئی میت نہیں ہے

اس کی تو ہے جیت بھی ہار
روتا ہے من کا سنسار

۷۱

درد بھی ہے اور رنج والم بھی
پریم کی ناکامی کا غم بھی

دل کو کب ہے صبر و قرار
روتا ہے من کا سنسار

آؤ اَب تم بن روتا ہے
اپنا یہ جیون کھوتا ہے

غم کا ہے بہزاد شکار
روتا ہے من کا سنسار



اے مست جوانی والے

یہ تیرا حسن سراپا
یہ دیکھ کے تیرا جلوہ

ہیں ہوش و خرد کے لالے
اے مست جوانی والے

نظروں میں کیف بھرا ہے
نظروں نے مست کیا ہے

اب مجھ کو کون سنبھالے ۷۲
اے مست جوانی والے

کیا شانوں پر ہے ڈالا
بہزاد ہوا متوالا

زلفیں ہیں کہ بادل کالے
اے مست جوانی والے



پھول زمیں پر اوپر تارے

تم سا لیکن کوئی نہیں ہے
یوں ہونے کو دہر حسیں ہے

ہیں کیا کیا دلکش نظارے
پھول زمیں پر اوپر تارے

دیکھ رہے ہیں میرا رونا
تم بن ہر دم جان کو کھونا

دیکھ کے ہیں حیران بچارے ۷۳
پھول زمیں پر اوپر تارے

اپنی زباں سے کچھ نہیں کہتے
دکھ میں ہیں شاید یہ سب رہتے

یہ بھی شاید درد کے مارے
پھول زمیں پر اوپر تارے

میں گیت سناتا رہتا ہوں

آکاش کے نکھرے تاروں کو
مجبوروں کو بے چاروں کو

یوں دل بہلاتا رہتا ہوں
میں گیت سناتا رہتا ہوں

سنتے رہتے ہیں بھول اسے
سنتے رہتے ہیں اے بھونرے

یوں سب کو لبھاتا رہتا ہوں
میں گیت سناتا رہتا ہوں

ان بھیگی ہواؤں سے پوچھو
ان مست گھٹاؤں سے پوچھو

ان کو گرماتا رہتا ہوں
میں گیت سناتا رہتا ہوں

بہزاد مجھے غم نے کھویا
یعنے کیف و کم نے کھویا

یوں ہر دم گاتا رہتا ہوں
میں گیت سناتا رہتا ہوں

مرے ساجن آئے دوارے

قسمت نے پلٹا کھایا
کچھ رحم ہے ان کو آیا

دیکھو ہنستے ہیں تارے
مرے ساجن آئے دوارے ۷۵

دیتے ہیں مجھ کو تسلی
کہتے ہیں ہو گئی غلطی

جاؤں گا نہ در سے تمہارے
میرے ساجن آئے دوارے

اے میری سکھی آ جلدی
کر ٹھیک یہ حالت گھر کی

کرتی ہوں میں کب سے اشارے
میرے ساجن آئے دوارے

اُن سے یہ کہدو بھول نہ جائیں

اپنا کرم اور اپنی عنایت
میرا ارماں میری حسرت

اُپنے ستم اور اپنی جفائیں
ان سے کہہ دو بھول نہ جائیں

بھیگے دن بھیگی برساتیں
ان میں وہ اُلفت کی راتیں

۷۶

جن کی بدولت ہیں یہ بلائیں
ان سے کہدو بھول نہ جائیں

دل والے بہزاد حزیں کو
غم پرور مردِ غمگیں کو

جس پہ ہیں اُلفت کی بلائیں
اُن سے کہدو بھول نہ جائیں

ہے دنیا رین بسیرا

اے غافل ہوش میں آ تو
اب اس کے نہ دھوکے کھا تو

ہر لمحہ ہے اس کا دھوکا
ہے دنیا رین بسیرا

کر کچھ تو نگاہ مسافر
پھر دیکھ کے راہ مسافر

"
ہے اس میں صرف اندھیرا
ہے دنیا رین بسیرا

ہر چیز ہے آنی جانی
ہر چیز ہے اس کی فانی

کچھ تیرا نہ اس میں میرا
ہے دنیا رین بسیرا

پیار کے پھر دن آئے
سُکھی ری
پیار کے پھر دن آئے

سامنے پی خود بیٹھے ہوئے ہیں
حالت میری پوچھ رہے ہیں

کیوں نہ یہ من کھو جائے
سکھی ری
پیار کے پھر دن آئے

پی کی بلائیں میں لیتی ہوں
پی کو دُعائیں میں دیتی ہوں

کہہ دو بدریا چھائے
سکھی ری
پیار کے پھر دن آئے

آپ نہ انھیں یہیں جانے دونگی
دل کو نہ میں تڑپانے دونگی

چاہے جیسا ہو جائے
سکھی ری
پیار کے پھر دن آئے



یاد تری جیون کا سہارا

ہائے تجھے معلوم نہیں کیا
کب سے میرا دل ہے تڑپتا

یاد ہی سے ہے من اُجیارا
یاد تری جیون کا سہارا

تیرا تصور جان ہے میری
جان اس پر قربان ہے تیری

یاد تری اک روشن تارا
یاد تری جیون کا سہارا

یاد سے غافل رہ نہیں سکتا
اس کا غم میں سہہ نہیں سکتا

دُوری اسکی کب ہے گوارا
یاد تری جیون کا سہارا

سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

آج سجا پھر میرا دوار
من مندر میں آئی بہار

کیسے نہ گاؤں پریم کا راگ
سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

ہو گیا برہم غم کا راج
عیش کا پایا تخت اور تاج

ہٹ گیا غم کا سب بیراگ
سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

کیسا ہوا غم کا انجام
صبح ہے روشن روشن شام

جاگ سکھی ری تو بھی جاگ
سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

ہے جیون میں اندھیاری

بے درد ترے جاتے ہی
دنیا گھبرائی میری

تاریک ہے دنیا ساری
ہے جیون میں اندھیاری

تم جب سے گئے ہو ساجن
بس نالہ ہے اور شیون

دن رات ہے آہ و زاری
ہے جیون میں اندھیاری

اب تم کو قسم آجاؤ
ایسا نہ ہو پھر پچھتاؤ

اب زیست سے ہے بیزاری
ہے جیون میں اندھیاری

اپنا ہے اتنا گیت

بھونرے

اپنا ہے اِتنا گیت

درد والم میں دل ہے تڑپتا
اس کا نتیجہ بھی ہے سمجھتا

پھر بھی ہے ان سے پریت
بھونرے
اپنا ہے اتنا گیت

چاندنی ہو یا کالی گھٹا ہو
روشن یا تاریک فضا ہو

کوئی نہیں ہے میت
بھونرے
اپنا ہے اتنا گیت

گلفت دل پر بار ہی دیکھی
پریم میں یکسر ہار ہی دیکھی

اس میں نہیں ہے جیت
بھونرے
اتنا ہے اپنا گیت



وہ بھولی ہوئی باتیں

پھر یاد دلاتی ہیں
پھر مجھ کو رُلاتی ہیں

یہ درد بھری راتیں
وہ بھولی ہوئی باتیں

کیا یاد نہیں تم کو
کیا بھول گئیں تم کو

وہ راتیں وہ برساتیں
وہ بھولی ہوئی باتیں

آجا کہ نہ تڑپائیں
پھر دل کو نہ برمائیں

وہ ہوش ربا گھاتیں
وہ بھولی ہوئی باتیں

———— * ————

جب یاد پیا کی آتی ہے

تو اس کو پپیہے کیا جانے
تو اس کو بھونرے کیا جانے

اُف کیا کیا دل برماتی ہے
جب یاد پیا کی آتی ہے

کچھ پریم کے کیف آور نغمے
کچھ راگ نئے کچھ گیت نئے

کیا رگ رگ میری گاتی ہے
جب یاد پیا کی آتی ہے

بس اتنا تو کہہ سکتا ہوں
اور اس کے سوا میں کیا بتلاؤں

اک روگ نیا دے جاتی ہے
جب یاد پیا کی آتی ہے

پریم نہیں دو دن کا میلا

اس میں پھنس کر دُکھ پائے گا
یاد رہے یہ پچھتائے گا

آساں کب ہے اس کا جھمیلا
پریم نہیں دو دن کا میلا

پریمی پریم کا انت سمجھ لے
کام ہیں سارے مشکل اس کے

ہو گا غموں کا ریلا پیلا
پریم نہیں دو دن کا میلا

اس میں ہر دم اِک اُلجھن ہے
مُورکھ رستہ اس کا کٹھن ہے

اس میں چل نہ سکے گا اکیلا
پریم نہیں دو دن کا میلا

پھرتا ہوں میں دیس بدیس

مجھ کو نہیں ہے اک جا چین
گھبرایا رہتا ہوں دن رین

جب سے لگی ہے دل پر ٹھیس
پھرتا ہوں میں دیس بدیس

یاد آیا ہے تیرا مکھڑا
تیری ادا اور تیرا جلوہ

یاد آتے ہیں لمبے کیش
پھرتا ہوں میں دیس بدیس

چاہتا ہوں دنیا نہ ہنسے
کوئی بھی مجھ کو کچھ نہ کہے

بھر لیا ہے جوگی کا بھیس
پھرتا ہوں میں دیس بدیس

بنا کیوں پریم کا تو دیوانہ

کس نے کہا یہ اے دل ناداں
دیکھ کے ان کو تو بن حیراں

اور کہنا پھر اپنا فسانہ
بنا کیوں پریم کا تو دیوانہ

تو نے نہ سوچا اس کا نتیجہ
اب پچھتائے کیا ہے ہوتا

اب جل تو مثلِ پروانہ
بنا کیوں پریم کا تو دیوانہ

او دیوانے او دیوانے
چھیڑ ذرا الفت کے ترانے

اب نہ ملے گا کوئی بہانہ
بنا کیوں پریم کا تو دیوانہ

کون بنائے بگڑی بات

دشمن ہے سارا گلشن
مجھے نہیں باقی ہے لگن

بگڑی ہے مجھ سے ہر بات
کون بنائے بگڑی بات

اُن سب کو حیرانی ہے
غم کی یہ طغیانی ہے

۹۰

مکتے رہیں تارے ساری رات
کون بنائے بگڑی بات

کس کو پڑی ہے اے بہزاد
کوئی کرے کیوں مجھکو شاد

کون سُنے میرے حالات
کون بنائے بگڑی بات

تم بھول گئے ساری باتیں

یاد نہیں ہے تم کو ذرا
اپنا وہ پیمانِ وفا

یاد نہیں اگلی گھاتیں
تم بھول گئے ساری باتیں

جب بھی بساطِ عشق بچھی
جیت تو تم نے مانی تھی

ہم نے کھائی نہیں ماتیں
تم بھول گئے ساری باتیں

آنا ہو تو آجاؤ
مجھ پر کرم کچھ فرماؤ

آگئی ہیں پھر برساتیں
تم بھول گئے ساری باتیں

من کو ہے سجنی حیرانی

میں نے تم کو بہت سمجھایا
پر نہ سمجھ میں کچھ بھی آیا

تم نے میری بات نہ مانی
من کو سجنی ہے حیرانی

رحم کرو کچھ مجھ پہ خدارا
حسن نہیں ہے سدا یہ رہتا

گے دن رہتی ہے یہ جوانی
من کو سجنی ہے حیرانی

پریم کو کیوں کہتی ہو جھوٹھ
ہاتھ سے کب دامن ہے چھوٹ

خون کو کیوں کہتی ہو پانی
من کو سجنی ہے حیرانی

———

پپیہا

کاہے مچائے شور

ان سے ہے کیوں امید وفا کی
قدر انھیں ہے کس کی ہوتی

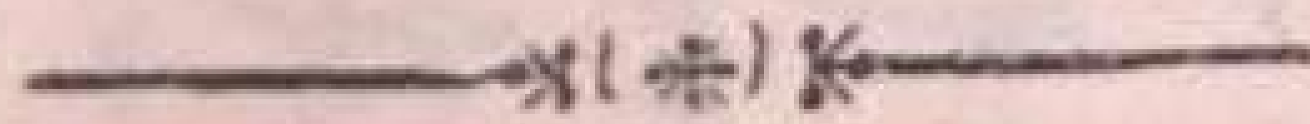
وہ تو ہیں چت چور
پپیہا
کاہے مچائے شور

اس بے چینی سے کیا ہوگا
رنگ سدا سے ہے یہی ان کا

تڑپت ہو گی بھور
پپیہا
کاہے مچائے شور

آ ہم مل کے گائیں ترانے
چھوڑیں سارے غم کے فسانے

چھائی گھٹا گھنگور
پپیہا
کاہے مچائے شور



پریم کی گنگا آئی دوارے

تن من دھن سب اس نے لوٹا
مرا جیون سب اس نے لوٹا

۹۴

بولو اس کے جے جے کارے
پریم کی گنگا آئی دوارے

آفت ہے اس کی طغیانی
اس کی موجیں ہیں طوفانی

ہوتے ہیں موجوں سے اشارے
پریم کی گنگا آئی دوارے

آؤ تھوڑا سا جل بھر لیں
موت سے پہلے ہی ہم مر لیں

شاید کوئی آ کے ابھارے
پریم کی گنگا آئی دوارے



کیسے ہو نیّا پار بھنور سے

کیسے ہو نیّا پار

کشتہ میں ہوں یا شاہِ رسالت
کیجئے مجھ پر نظرِ عنایت

عاجز ہوں سرکار بھنور سے
کیسے ہو نیّا پار . . . . . .

پاپ کی گٹھڑی سیس دھری ہے
میں ہوں بُرا تقدیر بُری ہے

دل ہے بہت بیزار بھنور سے
کیسے ہو نیّا پار . . . . . .

روتی ہے دنیا درد کے مارے
جگ کے تم ہی ہو ایک سہارے

پار کرو اِک بار بھنور سے
کیسے ہو نیّا پار.......



کوئی نہیں غمخوار

سجنی

کوئی نہیں غمخوار

کوئی نہیں ہے دل کا سہارا
کوئی نہیں ہے پیت ہمارا

جینا ہے دشوار
سجنی
کوئی نہیں غمخوار

تو نے بھی تو آنکھ پھرائی
دنیا نے بھی کی چترائی

زیست ہے اب بیکار
سجنی
کوئی نہیں غمخوار

جب تک ہم ہارے نہ تھے بازی
سب ہی کرتے تھے دمسازی

جب سے کھائی ہار
سجنی
کوئی نہیں غمخوار



میرے من کا پنچھی ہر دم میٹھے بول سنائے

پریم کی دنیا تو ہے سہانی تو اس میں کیوں روئے
بلبل پوچھ لے مجھ سے آکر جو کچھ پوچھنا ہوئے
پریم میں گم ہو کر کیوں منوا پریم کے گانے گائے
میرے من کا پنچھی ہر دم میٹھے بول سنائے

دیکھ ہوا بھی مست چلی وہ اُٹھی گھٹا بھی مست
دیکھ زمیں سے اوپر تک ہے ساری فضا بھی مست ۹۹
اپنے میٹھے راگوں سے ہے سب کو مست بنائے
میرے من کا پنچھی ہر دم میٹھے بول سنائے

کوئی یہ جا کر پوچھے اُن سے ہوگا کیا انجام
برکھا رُت کے ایسے سمے میں سوچا کیا انجام
میری محبت کے بدلے میں گیا ہے تمہاری رلائے
میری من کا پنچھی ہر دم میٹھے بول سنائے

تم پر بالم تن من واری

پیارے اداؤں پر دل صدقے
ارمانوں کی محفل صدقے

ہائے یہ بتیاں پیاری پیاری
تم پر بالم تن من واری

حسرت بھی ارمان بھی قرباں
۱۰۰ دین بھی اور ایمان بھی قرباں

کر دوں اُلفت صدقہ ساری
تم پر بالم تن من واری

تم پر سے ہر چیز لٹا دوں
اپنی ہستی تم پہ مٹا دوں

یاد مجھے رہتی ہے تمہاری
تم پر بالم تن من واری



جیون کا یہ کھیل ہے

بابا

جیون کا یہ کھیل

رنج اُٹھانا اور غم سہنا
اِک آفت میں ہر دم رہنا

جیسے بڑھتی بیل ہے
بابا
جیون کا یہ کھیل

نیکی کا انجام بُرائی
صبح بُرائی شام بُرائی

جو شے ہے بے میل ہے
بابا
جیون کا یہ کھیل

اس دنیا سے ایسے گذر جا
جیسے یہ ہے کھوٹا سپنا

یہ تو پوری جیل ہے
بابا
جیون کا یہ کھیل



کویلیا
گا مرے مَن کی لوری

دل کو مرے ملتا ہے سکوں
آنکھوں سے بہتا نہیں خوں

سُن کر باتیں توری ۱۰۳
کویلیا
گا مرے من کی لوری

اس لوری میں ان کی ہوں باتیں
ان کے قصے ان کی گھاتیں

کھول دے ان کی چوری
کویلیا
گا مرے من کی لوری

سن ری کویلیا ایسا ہو راگ
جس سے لگ جائے اِک آگ

پڑے ہو نہ وہ ہو ری
کویلیا
گا مرے من کی لوری



کون ہمیں سمجھائے

ہم تو ہیں سب سے بیگانے
گاتے ہیں ہر دم پریم ترانے

کرتے ہیں ہائے ہائے
کون ہمیں سمجھائے

بلبل کو خود اپنی پڑی ہے
کوئل کُو کُو بول رہی ہے

دکھ میں ہیں سب اپنے پرائے
کون ہمیں سمجھائے

تم کو نہیں ہے کچھ بھی پروا
مرنا تک ہے تم کو گوارا

ہم تم سے بھر پائے
کون ہمیں سمجھائے



پریم کا ناتا چھوڑو

پریم نہیں تم سے نبھنے کا
یہ سودا ہی نہیں ہونے کا

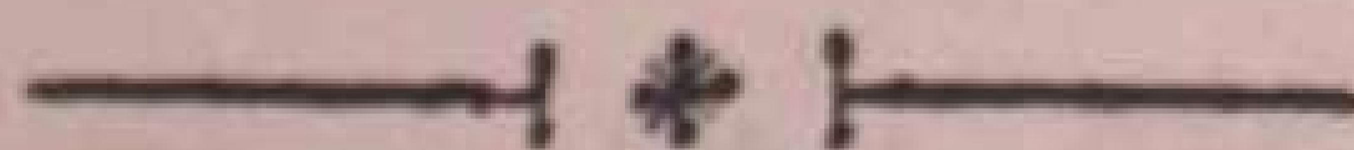
اس طرف سے تم مُنہ موڑو
پریم کا ناتا چھوڑو

آنکھوں میں کیوں اشک بھرے ہیں
دل ہے پریشاں رنگ اُڑے ہیں

مان لو کہنا ہاتھ نہ جوڑو
پریم کا ناتا چھوڑو

شوق اگر ہے تم کو جفا کا
کام نہیں ہے کوئی وفا کا

اپنے دل کو تم مت توڑو
پریم کا ناتا چھوڑو



آؤ ساجن ہم تم دونوں باغ میں چلکر ڈولیں

مدت میں یہ دن آئے ہیں
پریم کے بادل پھر چھائے ہیں
اب تو یہ دل میں آتا ہے
پریم کی جے جے بولیں
آؤ ساجن.........

آئی ہیں جیون میں بہاریں
پریم نگر کو آؤ سدھاریں
ہم تم دونوں پریم کے پیاسے
راس میں امرت گھولیں
آؤ ساجن.........

پریم نگر میں چھاؤں گھنی ہے
پریم نگر کی دل میں ٹھنی ہے
پریم بھری اس چھایا میں ہم تم
نیند میں بھر کر سو لیں
آؤ ساجن.........

اور سناؤ اور سناؤ میرے من کا حال

اے آکاش کے روشن تارو
شوق سے جھپکو، شوق سے جھپکو

مجھ کو نہیں ہے ملال
اور سناؤ اور سناؤ.....

چُپ چُپ کیوں بیٹھے ہو پپیہو
مُنہ سے خدارا کچھ تو بولو

اب ہے کیا احوال
اور سناؤ، اور سناؤ...

چاہتا ہوں جب تک بھی جیوں میں
اپنی کہانی سُنتا رہوں میں

ٹوٹے نہ پریم کا جال
اور سناؤ اور سناؤ.....

بوُلْ

کوئلیا باوریا تجھکو کون ستائے

تو کیوں یہ کُو کو کرتی ہے
کس کے لئے تو یوں مرتی ہے

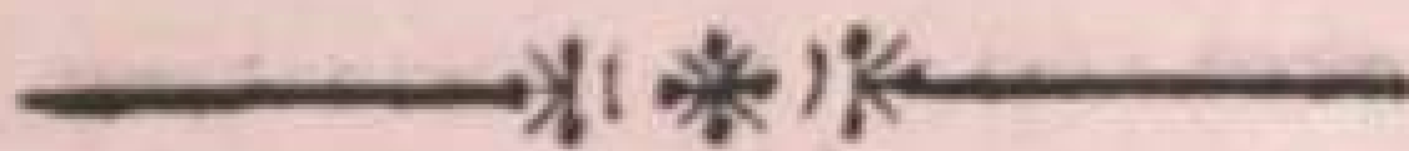
کون ترے ہے دل کو جلائے ۱۰۹
بول
کوئلیا باوریا . . . .

تیری صدا میں درد بھرا ہے
بول ترے کیا دل کو ہوُا ہے

کون تجھے دن رات رُلائے
بول
کوئلیا باوریا . . . .

لب پہ ہے تیرے غم کی کہانی
چھائی ہے تجھ پر حیرانی

کون تری دُنیا پہ چھائے
بول
کوئلیا باوریا۔۔۔۔۔۔



دل کا چھالا پھوٹ گیا

تو نے نظر مجھ سے پھیری
ہٹ گئی کُل دنیا میری

میرا سہارا ٹوٹ گیا
دل کا چھالا پھوٹ گیا

لُوٹ لیا اُس نے تن من
لوٹ لیا اس نے جیون

کوئی جو مجھ کو لوٹ گیا
دل کا چھالا پھوٹ گیا

دل کی بدولت کیا یہ ہوا
ضبط کا یارا ہی نہ رہا

ہاتھ سے دامن چھُوٹ گیا
دل کا چھالا پھوٹ گیا



حضرت بہزاد لکھنوی کا تازہ مجموعۂ کلام

بستانِ بہزاد

جسمیں

علامۂ عصر جناب بہزاد لکھنوی کی غزلیات، گیت
نعت، بھجن نیز دیگر شعرار کے افکارِ تازہ۔ ۱۱۲
کتاب کی لکھائی، چھپائی عمدہ، کاغذ چکنا
خوبصورت سرورق، فینسی جلد قیمت صرف عہ
ہندوستان کے تقریباً تمام تاجران کتب و اخبارات
ایجنٹ فروخت کرتے ہیں۔

میخانۂ اردو دھلی